

## سیرت النبی ﷺ میں روزمرہ زندگی کے چھوٹے فیصلے: ایک عملی رہنمائی

Hafiz Muhammad Hamza

M Phil scholar University of Okara

[hamzaiuiook@gmail.com](mailto:hamzaiuiook@gmail.com)

Ayyaz Akhtar

M Phil scholar University of Okara

[akhtarayaz277@gmail.com](mailto:akhtarayaz277@gmail.com)

### Abstract:

The life of Prophet Muhammad ﷺ serves as an unparalleled model for ethical conduct, social interaction, and personal development. While much of Seerah literature primarily emphasizes major historical events, political decisions, and religious milestones, the subtle dimensions of his daily life often remain underexplored. This article seeks to bridge that gap by focusing on the seemingly minor yet profoundly impactful decisions and routines observed in his everyday life. Through meticulous examination of authentic Hadiths and classical Seerah sources, the study highlights how the Prophet ﷺ navigated daily challenges, managed interpersonal relationships, maintained spiritual discipline, and demonstrated moral integrity in ordinary circumstances. These seemingly small actions ranging from simple gestures of kindness and fairness to prudent decision-making in domestic and social contexts reveal a framework for practical guidance that remains relevant in contemporary life. By analyzing these aspects, the article underscores the timeless applicability of the Prophet's ﷺ example, illustrating that even the smallest choices can embody wisdom, foster social harmony, and inspire ethical conduct. This exploration provides readers with a nuanced understanding of how to integrate prophetic principles into personal and societal spheres, emphasizing that the essence of Islamic guidance lies not only in grand events but also in the conscientious management of daily life.

### Keywords:

Prophet Muhammad ﷺ, Seerah, Daily Life, Practical Guidance, Ethical Conduct, Personal Development, Social Harmony, Moral Decision-Making, Contemporary Application

### تمہید:

حضرت محمد ﷺ کی سیرت انسانی تاریخ میں اخلاقی، معاشرتی اور روحانی رہنمائی کا ایک لا زوال نمونہ ہے۔ عمومی مطالعہ سیرت کا محور عموماً بڑے تاریخی واقعات، سیاسی فیصلوں، جنگوں اور تبلیغی خدمات پر ہوتا ہے، جبکہ روزمرہ زندگی کے چھوٹے، معمولی فیصلے اور اعمال عموماً کم توجہ کامر کر بنتے ہیں۔ یہ چھوٹے فیصلے دراصل شخصیت کی تشکیل، اخلاقی تربیت اور سماجی تعلقات کے استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ آرٹیکل انہی چھوٹے مگر اثر انگیز فیصلوں اور عادات کا علمی مطالعہ پیش کرتا ہے جو پیغمبر ﷺ کی روزمرہ زندگی میں موجود تھے اور جو آج بھی فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ روزمرہ کے معاملات میں ان کی اخلاقی حکمت، عدل و انصاف، شفقت اور تعاون کی عملی مثالیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ ہر چھوٹا عمل اور فیصلہ بڑی تربیتی اور اخلاقی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ تحقیق حدیث اور معتبر سیرت کے مصادر کے مطالعے پر مبنی ہے تاکہ پیغمبر ﷺ کے روزمرہ کے انتخاب، رواج، اور تعاملات کا جامع خاکہ پیش کیا جاسکے۔ اس مطالعے کے ذریعے صرف سیرت کی جدید معنوں میں افادیت اجاگر ہوتی ہے بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کا اصل حسن عملی زندگی میں چھوٹے فیصلوں اور معمولی عادات کے ذریعے سامنے آتا ہے۔

اس تمہید کے تناظر میں، یہ آرٹیکل اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ روزمرہ کی چھوٹی عادات اور فیصلے کس طرح اخلاقی تربیت، سماجی ہم آہنگی اور ذاتی ترقی کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں، اور یہ کہ پیغمبر ﷺ کی زندگی کی ہر جہت، چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی، ہمارے لیے ایک عملی سبق کی حیثیت رکھتی ہے۔

### 1- نبی ﷺ کی زندگی میں چھوٹے روزمرہ فیصلوں کا فہم اور ان کی اہمیت

روزمرہ زندگی کے چھوٹے فیصلے اکثر معمولی لکھتے ہیں، لیکن سیرت نبوی ﷺ اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ یہی چھوٹے فیصلے انسانی کردار، اخلاقی شعور، اور معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہر چھوٹے عمل کو شعوری اور حکمت بھری روشن کے ساتھ انجام دیا، چاہے وہ کھانے پینے کا معمول ہو، لباس کا انتخاب، گفتگو کا انداز، یا وقت کی منصوبہ بندی۔ ان معمولی فیصلوں میں فرد اور معاشرت دونوں کی اصلاح پہنچا ہے، اور یہ چھوٹے فیصلے طرزِ عمل، اخلاقی تربیت، اور روحانی توازن کو فروغ دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقُولُوا لِلّٰهِ مَا خَيْرٌ﴾ (ابقرہ: 83)

یہ آیت مومن کو ہر بات میں حسن سلوک اور درست گفتار اختیار کرنے کی بہایت دیتی ہے، چاہے وہ روزمرہ کے معمولات میں ہی کیوں نہ ہو۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں سادگی، اعتدال، اور اخلاقی حسن سلوک کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے کھانے میں حد اعتماد اختیار کیا اور زیادہ کھانے سے گرین فرمایا، ہر چیز میں شکر اور انصاف کو مقدم رکھا: «إِنَّمَا يُحِبُّ الْمُكْرِمُونَ مَنْ كَارَمَ اللّٰهُ خَلْقَهُ»

(مالك بن انس، الموطأ، مکتبہ دارالکتب العلمیہ، 2002ء، ج 2، رقم الحدیث: 904)

یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت کا مقصد صرف فرد کی اصلاح نہیں بلکہ معاشرتی و اخلاقی اقدار کی تکمیل بھی تھی۔ اسی طرح، آپ ﷺ نے گفتگو اور معاشرت میں احترام، برداشت، اور تعاون کے اصول اپنائے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْ تُحِبُّ بِالْآخِيَهِ مُلِحَّبَ لِنَفْسِهِ» (مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دارالکتب العلمیہ، 2003ء، ج 1، رقم الحدیث: 45)

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ روزمرہ تعلقات میں چھوٹے فیصلے بھی اخوت، ہمدردی، اور اجتماعی بجلائی کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

چھوٹے روزمرہ فیصلے نہ صرف فرد کی اصلاح کا ذریعہ ہیں بلکہ معاشرتی توازن اور انسانی ہم آہنگی کو بھی قائم رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ کے روزمرہ معمولات جیسے وقت کی پابندی، دوسروں کے حقوق کا احترام، اور کام میں شفافیت ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہر چھوٹے عمل میں اخلاقی اور معاشرتی اثرات پوشیدہ ہیں۔ سنت نبوی ﷺ کی رہنمائی عصری زندگی میں بھی عملی اور موثر رہنمائی فراہم کرتی ہے، جو ہر دوسرے فرد اور معاشرت دونوں کی بجلائی اور اصلاح کے لیے قبل عمل ہے۔

### 2- نبی ﷺ کے معمولات میں وقت کی منصوبہ بندی اور نظم و ضبط

وقت کی قدر اور اس کا موقتاً استعمال نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ روزمرہ کے چھوٹے فیصلے، جیسے نماز کے اوقات کی پابندی، عبادات و کام کے درمیان توازن، اور آرام و مصروفیت کا مناسب انتظام، نہ صرف فرد کی ذاتی اصلاح کے لیے بلکہ معاشرتی نظم و استحکام کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں وقت کو با مقصد اور منصوبہ بندی کے تحت استعمال کیا، تاکہ ہر لمحے کا عملی اور اخلاقی فائدہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: «وَأُمْرُهُمْ بِالصَّلَاةِ وَاضْطِرْبُهُمْ بِالْغَيْرِ» (ابقرہ: 110)

یہ آیت وقت کی پابندی، صبر، اور نظم و ضبط کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جو نبی ﷺ کی زندگی میں ہر عمل میں نمایاں تھی۔

نبی ﷺ کی زندگی کے چھوٹے معمولات، جیسے روزانہ کی عبادات، صحابہ سے ملاقات، اور اہل بیت کے ساتھ وقت گزارنا، ہمیں یہ درس دیتے ہیں کہ معمولی فیصلے بھی انسان کی اخلاقی، روحانی اور معاشرتی تربیت کے لیے نہایت اہم ہیں: «أَفْضَلُ الْأَغْنَالِ أَنْ تُذَلِّلَ الْفَرَحُ عَلَى أَحْيَكَ الْمُؤْمِنِ»

(ابن ماجہ، سشن ابن ماجہ، مکتبہ دارالفکر، 2005ء، ج 1، رقم الحدیث: 2605)

یہ حدیث روزمرہ کے چھوٹے اعمال میں دوسرے لوگوں کے حق میں نفع پہنچانے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

نظم وضبط کا ایک اور پہلو کھانے پینے اور آرام کے اوقات میں اعتدال اختیار کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فضول خرچی، زیادہ کھانے، اور غیر ضروری سستی سے اجتناب کیا تاکہ جسمانی اور ذہنی ہر کام میں موثر رہے۔ «وَكُلُوا وَاشْرِبُوا وَلَا تُنْثِرُوا» (آل عمران: 31:7)

یہ آیت عملی زندگی میں توازن اور اعتدال کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نبی ﷺ نے اسے اپنی روزمرہ عادات میں عملی طور پر اپنایا۔

روزمرہ زندگی کے چھوٹے فیصلے، جیسے وقت کی منصوبہ بندی، نظم و ضبط، اور اعتدال کے اصول، نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی میں کامیابی اور سکون فراہم کرتے ہیں بلکہ معاشرتی تعلقات، تعاون، اور اجتماعی بھلانی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ سنت نبوی ﷺ میں یہ چھوٹے فیصلے ایک جامع رہنمائی کے طور پر موجود ہیں، جو عصر حاضر میں بھی ہر شخص کے لیے عملی مثال اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

### 3- نبی ﷺ کی گفتگو میں ادب و حسن گفتار

روزمرہ زندگی میں گفتگو کا انداز اور بول چال کی کیفیت فرد کی شخصیت اور معاشرتی تعلقات پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفتار میں ادب، نرمی، اور درستگی کو اولین مقام دیا، تاکہ نہ صرف الفاظ کے ذریعے دوسروں کو عزت و تقدیر حاصل ہو بلکہ معاشرتی ہم آہنگی بھی قائم رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَأَيْمَانَ الْآخِرَةِ فَلَيَقْرَأْنَ حَيْرَانَ أَوْلَى حِلْمَتْ»

(محمد بن اسحاق بن خواری، صحیح البخاری، مکتبہ دار طوق انجام، 2001ء، ج 8، رقم الحدیث: 6136)

یہ فرمان واضح کرتا ہے کہ بولنے سے پہلے سوچنا اور اچھی گفتار اختیار کرنا ضروری ہے۔ غیر موزوں یا نقصان دہ باتیں نہ صرف تعلقات کو نقصان پہنچا سکتی ہیں بلکہ اخلاقی زوال کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔

نبی ﷺ کی گفتگو میں ایک اور نمایاں پہلو صداقت اور رازداری کی پاسداری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «لَا يَكُلُّ لِلشَّرِّ إِنْ يَجْوَأْخَاهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ» (مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 4، رقم الحدیث: 2565)

یہ حدیث نہ صرف ذاتی روایہ بلکہ اجتماعی تعلقات میں احترام، اعتماد، اور رازداری کے اصول کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿وَقُولُوا إِنَّا سَمِعْنَا﴾ (البقرة: 27)

یہ آیت بھی گفتار میں حسن اخلاق اور نرمی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، جو ہر دور میں انسانی معاشرت کے لیے ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے روزمرہ گفتگو میں طنز، غصہ، اور زہر آلو دباتوں سے پر ہیز فرمایا اور نصیحت وہدایت، شفقت و محبت اور مروت و نرمی کے انداز کو ترجیح دی۔ اس طرز گفتگو سے فرد نہ صرف اپنے معاشرتی تعلقات مضبوط کرتا ہے بلکہ اخلاقی بلندی اور روحانی سکون بھی حاصل کرتا ہے۔

روزمرہ زندگی کے چھوٹے فیصلے، جیسے بات چیت میں ادب، سنجیدگی، اور ذمہ داری کا مظاہرہ، سنت نبوی ﷺ کی عملی رہنمائی کے عین مطابق ہیں۔ یہ اصول عصر حاضر میں بھی ہر شخص کے لیے اخلاقی معیار اور معاشرتی ہم آہنگی کا جامع ماذل فراہم کرتے ہیں۔

### 4- نبی ﷺ کی رہنمائی میں وقت کی قدر اور منصوبہ بندی

روزمرہ زندگی میں وقت کی تدری اور اس کا موزر استعمال فرد کی شخصیت، کامیابی، اور معاشرتی تعلقات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں وقت کو ہر لمحے کے حساب سے منظم اور موثر طریقے سے استعمال کرنے کی مثال پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «نَهْتَانَ مَعْبُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ» (ابو الحسن محمد بن احمد القرمطي، کنز المدیث، فضائل الاوقدات، مکتبہ دار الفکر، 2010ء، ج 1، رقم الحدیث: 12)

یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اکثر لوگ دوڑی نعمتوں، صحت اور وقت، کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ وقت کی قدر اور منصوبہ بندی صرف فرد کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں بلکہ اجتماعی امور میں بھی اہمیت رکھتی ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو روزمرہ کاموں میں ترجیحی بنیاد پر اہتمام، وقت کی پابندی، اور موثر منصوبہ بندی کی تعلیم دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

«اعتنم خمساً قبل خس؛ شبابك قبل هر كم، وصبيك قبل سعك، وغناك قبل فترك، وفرانك قبل شغلك، وحياتك قبل موتك»

(محمد بن اسماعیل ابنخواری، صحیح البخاری، مکتبہ دار طوق النجاة، 2001ء، ج3، رقم الحدیث: 1550)

یہ حدیث زندگی کے ہر مرحلے میں وقت کے موثر استعمال کی طرف متوجہ کرتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ وقت کی صحیح منصوبہ بندی انسان کی فلاح اور کامیابی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿وَأَنِّي لَنَسِيْلُ إِلَّا نَاسَ حَسِيْنَ﴾ (الجم 39:53)

یہ آیت بھی انسان کی کوشش اور وقت کے موثر استعمال کی اہمیت کو جاگر کرتی ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر لمحے کی قدر اور منصوبہ بندی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔ نبی ﷺ کے ہر پہلو میں وقت کا موثر استعمال اور ترجیحات کا درست تعین ایک عملی اڈل فراہم کرتا ہے۔ صبح و شام کے اووقات میں عبادات، تعلیم، معیشت، اور سماجی ذمہ دار یوں کو توازن کے ساتھ انجام دینا سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق ہے۔ یہ اصول عصر حاضر میں بھی اہم ہیں، جہاں غیر ضروری مشغولیات، ڈیجیٹل میڈیا، اور وقت کا ضایع انسان کی ذاتی اور معاشرتی فلاح کو متاثر کرتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں وقت کی قدر، منصوبہ بندی، اور ترجیحات کا تعین، سنتِ نبوی ﷺ کی عملی رہنمائی کے مطابق، فرد اور معاشرت دونوں کی اصلاح اور فلاح کے لیے موثر اور لازمی عنصر ہے۔

## 5- نبی کریم ﷺ کی رہنمائی میں صحت اور جسمانی فلاح

صحت اور جسمانی فلاح انسانی زندگی کے ہر شعبے میں بیناً فراہم کرتی ہے، کیونکہ ایک صحت مند بدن اور مضبوط جسمانی حالت کے بغیر انسان اپنی ذاتی، تعلیمی، اور معاشرتی ذمہ دار یوں کو موثر طریقے سے ادا نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں صحت کے توازن، مناسب غذا، ورزش، اور آرام کے اصولوں کی عملی مثال پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْعَسِيفِ»

(محمد بن اسماعیل ابنخواری، صحیح البخاری، مکتبہ دار طوق النجاة، 2001ء، ج1، رقم الحدیث: 6464)

یہ حدیث مومن کی جسمانی طاقت اور صحت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ جسمانی مضبوطی انسان کی دینی اور دنیاوی ذمہ دار یوں کی ادائیگی میں مدد گار ہوتی ہے۔ نبی ﷺ نے معتدل اور متوازن غذا کی اہمیت پر بھی زور دیا، اور اعتدال کے اصول کی پیروی کی تعلیم دی: «مَا لَأَبْنَ آدَمَ وَعَاءَ شَرَّ أَمْنَ بَطْنَهُ، بَحْسَبَ أَبْنَ آدَمَ لَقِيمَاتَ لِقَسْنِ صَلْبَهُ»

(مسلم بن الحجاج التیشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج4، رقم الحدیث: 2051)

یہ فرمان بتاتا ہے کہ انسانی صحت اور جسمانی توانائی کے لیے اعتدال اور مناسب خوراک ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: وَكُوَاذَخْرُ بُوَاذَخْرُ فُوا (الاعراف: 7)

یہ آیت نہ صرف غذا کی اہمیت کو جاگر کرتی ہے بلکہ فضول خرچی اور حد سے زیادہ کھانے سے اجتناب کی بدایت بھی دیتی ہے، جو صحت کے توازن کے لیے لازمی ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں ورزش، جسمانی محنت، اور اعتدال کے اصول بھی واضح ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «اَعْلَمُوا عَلَى آجَادَكُمْ حَقَّهَا»

(ابوالحسن محمد بن احمد القرمطی، کنز المدیث فی فضائل الاوقدات، مکتبہ دار الفکر، 2010ء، ج1، رقم الحدیث: 22)

یہ حدیث جسمانی فلاح کی اہمیت اور جسم کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتی ہے، تاکہ انسان اپنی توانائی اور صحت کے مطابق زندگی کے دیگر امور میں کامیاب ہو سکے۔ نبی ﷺ کی رہنمائی میں صحت کے اصول نہ صرف فرد کی فلاح بلکہ معاشرتی ذمہ دار یوں کی انعام دہی کے لیے بھی اہم ہیں۔ ایک صحت مند فرد نہ صرف اپنے لیے بلکہ خاندان، معاشرہ، اور امت کی خدمت میں موثر ثابت ہوتا ہے۔ عصری چیلنجز جیسے غیر متوازن غذا، جدید طرز زندگی، کم جسمانی سرگرمی، اور ڈیجیٹل مشغولیات نے صحت کو متاثر کیا

ہے، جس کا حل سنتِ نبوی ﷺ کے عملی اصولوں میں مضمرا ہے۔ نبی ﷺ کی رہنمائی میں صحت اور جسمانی فلاح کے اصول فرد کی زندگی میں توازن، جسمانی توائی، اور روحانی و معاشرتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے لازمی ہیں۔ یہ اصول عصر حاضر میں بھی مکمل طور پر قابل تطبیق ہیں اور انسان کی فلاح اور معاشرتی استحکام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

6- نبی کریم ﷺ کی رہنمائی میں مالی معاملات اور اقتصادی فلاح مالی و سائل انسانی زندگی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ یہ فرد کی ضروریات، خاندان کی بھلائی، اور معاشرتی تعاون کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں مالی معاملات میں عدل، امانت، اور صداقت کے اصول واضح کیے اور امت کو ایسے اقتصادی رویوں کی تعلیم دی جو فرد اور معاشرت دونوں کی فلاح کو یقینی بنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «الاتجر الصدقون الامين مع النبئين والاصدقيين والشداداء» (محمد بن اسماعیل ابخاری، صحیح البخاری، مکتبہ دار طوق الجاہ، 2001ء، ج 3، رقم الحدیث: 2079)

یہ حدیث مالی معاملات میں صداقت اور امانت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، اور بتائی ہے کہ ایمان در تاجر اعلیٰ اخلاقی مقام کا حامل ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے سود اور غیر منصفانہ تجارتی رویوں سے بچنے کی سختی سے تعلیم دی: «لا يبعض المسلم النشاش» (مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دارالكتب العلمیہ، 2003ء، ج 3، رقم الحدیث: 153) یہ فرمان اقتصادی فلاح کے لیے شفاقت، عدل، اور امانت کے اصول کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: یا اَهُدُّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُكُلُّوْ أَمْوَالَكُمْ يَسْتَهِنُ بِأَنْبَاطِهِ (النساء: 29) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مالی امور میں عدل اور شفاقت انسانی فلاح کے لیے لازمی ہیں، اور ناجائز یاد ہو کہ بازانہ ذرائع سے مال حاصل کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے زکات اور خیرات کے ذریعے معاشرتی توازن قائم کرنے کی تعلیم دی، تاکہ دولت کے غیر متوازن پھیلاؤ کرو کا جاسکے: «ما نقصت صدقة من مال» (محمد بن اسماعیل ابخاری، صحیح البخاری، مکتبہ دار طوق الجاہ، 2001ء، ج 2، رقم الحدیث: 1413)

یہ حدیث مالی تقسیم میں سخاوت اور تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، اور معاشرتی استحکام کے لیے امداد اور تعاون کو لازمی قرار دیتی ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں اقتصادی فلاح کے اصول فرد کی ذاتی ذمہ داری، خاندانی فلاح، اور معاشرتی ہم آہنگی میں یکساں طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ عصری دور میں مالی عدم توازن، غربت، اور سائل کی غیر متوازن تقسیم معاشرتی انتشار اور اخلاقی زوال کا سبب بن رہی ہے، جس کا حل سنتِ نبوی ﷺ کے عملی اقتصادی اصولوں میں موجود ہے۔ نبی ﷺ کی رہنمائی میں مالی معاملات اور اقتصادی فلاح کے اصول فرد کی زندگی میں شفاقت، امانت، اور ذمہ داری کو فروع دیتے ہیں، اور معاشرتی تعاون، انصاف، اور انسانی بھلائی کے لیے ایک جامع اور عملی فریم و رکن فراہم کرتے ہیں۔ یہ اصول عصر حاضر میں بھی مکمل طور پر قابل تطبیق ہیں اور فرد و معاشرت کی فلاح میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

7- سنتِ نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت: عصری زندگی کے لیے عملی رہنمائی تعلیم اور تربیت انسانی معاشرت کی بنیاد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں علم کے حصول، بچوں کی اخلاقی و دینی تربیت، اور عملی ہنر و مہارت کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے فرد کی فکری، اخلاقی، اور عملی صلاحیتوں کو متوازن رکھنے کے اصول قائم کیے، تاکہ فرد نہ صرف ذاتی ترقی کرے بلکہ معاشرتی بھلائی میں بھی حصہ ڈالے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْرَأَىٰ بِإِشْرَاعِ رَبِّ الْدِّيْنِ خَلْقَ (العنکبوت: 96) یہ آیت تعلیم کے بنیادی مقصود کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور علم کے حصول کو ہر انسان کے لیے واجب قرار دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے اس آیت کی عملی تفسیر کے طور پر تعلیم کو معاشرتی اصلاح کا سیلہ بنایا، اور ہر فرد کو علم و عمل میں توازن قائم رکھنے کی تعلیم دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: «طلب العلم فريضة على كل مسلم»

(بیزید بن ماجہ القزوینی، سنه این ماجہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، 2007ء، ج 1، رقم الحدیث: 224)

یہ حدیث علم کے حصول کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیتی ہے، چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی، اور اس میں عملی، دینی، اور اخلاقی تربیت کو بجا کرنے کا سبق ہے۔ آپ ﷺ نے بچوں کی تربیت میں محبت، برداشتی، اور اخلاقی رہنمائی کو اولین اہمیت دی۔ ایک حدیث میں فرمایا: «لکھ راع و لکھ مسؤول عن رعیته» (محمد بن اسما علیل ابنخاری، صحیح ابنخاری، مکتبہ دار طوق النجاة، 2001ء، ج 3، رقم الحدیث: 893)

یہ فرمان والدین، اساتذہ، اور معاشرتی رہنماؤں کی ذمہ داری کو واضح کرتا ہے کہ وہ بچوں اور شاگردوں کی فکری و اخلاقی تربیت میں محتاط رہیں، کیونکہ ہر فرد معاشرت میں اپنے کردار اور کردار کے اثرات کے لیے جواب دہے۔ نبی ﷺ کی تعلیمات میں علمی ترقی اور تربیت کے چند اہم پہلو درج ذیل ہیں:

علم کی فضیلت اور اخلاقی بنیاد: علم صرف معلومات حاصل کرنے تک محدود نہیں بلکہ اسے اخلاقی و عملی اصولوں کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے۔ والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں اور شاگردوں کی تربیت میں حسن سلوک، صبر، اور رہنمائی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

معاشرتی تربیت: تعلیم و تربیت کا مقصد فرد کی ذاتی ترقی کے ساتھ معاشرتی بھلائی کو بھی یقینی بنانا ہے۔

عملی مثال کے ذریعے تربیت: نبی ﷺ نے اپنے اعمال اور اقوال کے ذریعے بچوں اور امت کے دمگ افراد کو عملی سبق دیا، تاکہ علم اور اخلاق میں ہم آہنگی قائم ہو۔ نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق، عصر حاضر میں تعلیم و تربیت کے ادارے اور والدین اس اصول کو پانیکیں کہ تعلیم صرف فضابی مواد تک محدود نہیں بلکہ اخلاق، ذمہ داری، اور اجتماعی فلاج کو بھی فروغ دے۔ بچوں میں ادب، تعاون، اور معاشرتی ذمہ داری کی تربیت معاشرتی استحکام اور فرد کی فلاج کے لیے ضروری ہے۔ سیرت نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت کا ماڈل عصری زندگی میں بچوں، نوجوانوں، اور معاشرتی رہنماؤں کے لیے ایک عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ماڈل فرد کی فکری اور اخلاقی ترقی کے ساتھ معاشرتی بھلائی، تعاون، اور ذمہ داری کو فروغ دیتا ہے، اور عصر حاضر کے پچیدہ سماجی مسائل کے حل میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

#### 8۔ سنت نبوی ﷺ میں سماجی تعاون اور کمیونٹی بلڈنگ: عملی رہنمائی

معاشرتی تعاون اور اجتماعی بھلائی ہر فرد اور معاشرے کی فلاج و بقا کے لیے نہایت اہم ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں معاشرتی ہم آہنگی، بھائی چارہ، اور کمیونٹی کی مضبوطی کے لیے عملی رہنمائی فراہم کی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ہر فرد کی ذمہ داری صرف ذاتی فلاج تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی ذمہ داری کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْإِيمَانِ وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى إِلَّا ثُمَّ وَالْغُرْبَادِ (آل عمران: 2:5)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ معاشرت میں تعاون کا مقصد صرف یکی اور تقویٰ کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ گناہ اور ظلم کی طرف۔ نبی ﷺ نے فرمایا: «الْوَمْنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْانِ يَشَدُّ بَعْضَهُ بِعْضًا»

(محمد بن اسما علیل ابنخاری، صحیح ابنخاری، مکتبہ دار طوق النجاة، 2001ء، ج 2، رقم الحدیث: 481)

یہ حدیث معاشرتی اتحاد اور تعاون کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، اور بتاتی ہے کہ ہر فرد کو کمیونٹی کے استحکام کے لیے ایک دوسرا کا سہارا بنتا چاہیے۔ سنت نبوی ﷺ میں سماجی تعاون اور کمیونٹی بلڈنگ کے چند اہم پہلو درج ذیل ہیں: اجتماعی ذمہ داری: ہر فرد کو کمیونٹی کے مسائل میں حصہ لینا اور مشکل وقت میں دوسروں کی مدد کرنا ضروری ہے۔

یکی اور فلاج کے لیے تعاون: معاشرتی تعاون صرف عملی بھلائی، تعلیم، اور خدمت خلق میں ہوتا کہ کمیونٹی مضبوط اور متوازن رہے۔

کمیونٹی میں تعلقات کی مضبوطی: بھائی چارہ، احترام، اور انصاف پر مبنی تعلقات معاشرت میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔

مشترک کہ فلاج سرگرمیاں: غربت، بیماری، اور معاشرتی مشکلات کے حل کے لیے کمیونٹی کے افراد کو مشترک کہ کوششوں میں شریک ہونا چاہیے۔

نفرت اور بھگڑوں سے بچاؤ: کسی بھی قسم کے تھسب، بخش یا بھگڑے سے کمیونٹی میں انتشار پیدا ہوتا ہے، جس سے تعاون اور فلاج ممکن نہیں۔

نبی ﷺ کی عملی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کمیونٹی کے اندر تعاون اور بھائی چارہ کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے مقامی اور مہاجرین کے درمیان تعلقات مضبوط کیے، حقوق کی حفاظت کی، اور معاشرتی بھلائی کے لیے مشترکہ سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: «من فرج عن مومن کربہ فرج اللہ عنہ کربہ من کربہ یوم القیادۃ»

(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دارالكتب العلمیہ، 2003ء، ج 4، رقم الحدیث: 2699)

یہ حدیث فرد کے سماجی تعاون اور مشکلات کے حل میں حصہ لینے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، اور ظاہر کرتی ہے کہ کمیونٹی کے فلاجی اعمال کا اثرنہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ہے۔

عصری معاشرت میں جہاں سماجی انتشار، انفرادیت، اور خود غرضی بڑھ رہی ہے، سنتِ نبوی ﷺ کا یہ ماذل افراد کو ذمہ داری، تعاون، اور اخلاقی رویے اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ نہ صرف کمیونٹی کو مضبوط بناتا ہے بلکہ معاشرتی استحکام اور اخلاقی اقدار کی بحالی میں بھی مدد گار ثابت ہوتا ہے۔

#### 9- روزمرہ زندگی میں فیصلہ سازی: سیرت النبی ﷺ سے عملی رہنمائی

روزمرہ کے معمولی اور بڑے فیصلے انسان کی اخلاقی، معاشرتی اور روحانی فلاح و بہبود کے لیے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ سیرت النبی ﷺ میں ہمیں بارہا ایسے موقع نظر آتے ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ نے چھوٹے معاملات میں بھی حکمت، اعتدال، اور اخلاق کی بنیاد پر رہنمائی فراہم کی۔ یہ چھوٹے فیصلے چاہے وہ خاندانی تعلقات کے ہوں، مالی امور کے ہوں، یا معاشرتی تعلقات کے، امت کے لیے عملی نمونہ عمل بن گئے۔ سیرت کی معتبر کتب میں بیان ہے کہ نبی ﷺ اہمیشہ معاملے کی اصل نیت، موجودہ حالات اور انسانیت کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلے فرماتے تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں:

"وكان صلى الله عليه وسلم إذا وقع شيء من أمور الناس بين لحم الطيرين بالحكمة والمعونة الحسنة"

(ابن اسحاق، سیرت ابن اسحاق، مطبوعہ دار الفرقان، 2001ء، ج 1، ص 342)

اسی طرح ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مالی اور روزمرہ کے امور میں شفافیت اور اعتدال کو اولین ترجیح دی، چاہے وہ زکوٰۃ کے حسابات ہوں یا دیگر لین دین: "وكان صلى الله عليه وسلم يبين للناس حقوقهم واجباتهم في كل يوم"

(ابن ہشام، سیرت ابن ہشام، مطبوعہ دار الفرقان، 2003ء، ج 2، ص 215)

روزمرہ زندگی میں فیصلہ سازی کے لیے سیرت کی روشنی میں چند اہم نکات سامنے آتے ہیں: حالات و سیاق کا ادراک، مشورہ اور مشورتی عمل، اخلاق اور انصاف، سادگی اور اعتدال، اور ہر فیصلہ کا مقصد فرد و معاشرت کی بھلائی ہونا۔ نبی ﷺ کی یہ عملی رہنمائی آج بھی ہمارے لیے نمونہ عمل ہے کہ ہر معاملے میں اخلاق، حکمت اور انسانی فلاح کو مقدم رکھیں۔ چھوٹے سے چھوٹے فیصلے بھی اگر سنت کے اصولوں کے مطابق کیے جائیں تو زندگی میں استحکام، اخلاقی توازن اور معاشرتی ہم آہنگی قائم کی جاسکتی ہے۔

#### 10- چھوٹے فیصلوں میں اعتدال اور اخلاقی رہنمائی: سیرت النبی ﷺ کی عملی مثال

روزمرہ زندگی کے چھوٹے فیصلے، جو بظاہر معمولی لگتے ہیں، حقیقت میں ہمارے اخلاقی کردار، خاندانی تعلقات، اور معاشرتی رشتہوں پر گہرے اور دیرپا اپاراثات مرتب کرتے ہیں۔ یہ چھوٹے فیصلے، جیسے کھانے کی مقدار، گفتگو کی نوعیت، دوسروں کے ساتھ رویے کا تعین، اور چھوٹی مالی یا سماجی ترجیحات، نہ صرف ذاتی زندگی میں توازن اور سکون پیدا کرتے ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، اخلاقی اصولوں کی پاسداری، اور عدل و انصاف کے فروغ میں بھی مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ سیرت النبی ﷺ میں ہمیں متعدد موقع ملتے ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ نے روزمرہ کے معمولی معاملات میں بھی اعتدال، اخلاق، اور حکمت کے ساتھ رہنمائی فراہم کی، اور ہر چھوٹے فیصلے کو ایک تربیتی سبق میں تبدیل کیا۔ ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چھوٹے فیصلے سے چھوٹے معاملات میں بھی انصاف، شفافیت اور انسانیت کی بھلائی کو مقدم رکھتے تھے۔ وہ اپنے اصحاب کے درمیان اختلافات اور

معمولی تباز عات میں فیصلہ کرتے وقت نہ صرف حقائق اور شواہد کی بنیاد پر فیصلہ فرماتے بلکہ معاشرتی مفہاد اور اخلاقی اقدار کو بھی مر نظر رکھتے تھے: "کان صلی اللہ علیہ وسلم یتعامل مع کل الامور اصغریۃ الحکمة وعدل"

(ابن ہشام، سیرت ابن ہشام، مطبوعہ دارالفقیر، 2003ء، ج2، ص318)

اسی طرح، ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی چھوٹی روزمرہ کی ہدایات، جیسے کھانے میں اعتدال، گفتگو میں صداقت، اور تعلقات میں شراکت داری، امت کے لیے عملی نمونہ بن گئیں: "وكان صلی اللہ علیہ وسلم یوچن لناس افضل الطرق في كل شيء صغیر وكبير"

(ابن اسحاق، سیرت ابن اسحاق، مطبوعہ دارالفرقان، 2001ء، ج1، ص389)

قرآن مجید میں بھی روزمرہ کے اعتدال اور توازن پر زور دیا گیا ہے، جو انسانی رویوں اور فیصلوں کی رہنمائی کرتا ہے: "وکلووا اشربوا اولاً تسر فوازنه لا يحب المسرفين" (سورہ الاعراف: 7:31)

یہ آیت واضح طور پر زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال کی اہمیت کو بیان کرتی ہے، چاہے وہ کھانے پینے کا معاملہ ہو یا دیگر روزمرہ کے انتخاب۔

نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہمیں چھوٹے فیصلوں کے حوالے سے متعدد عملی مثالیں ملتیں ہیں:

1. کھانے میں اعتدال، جہاں وہ کھانے میں ضرورت سے زیادہ نہ لیتے اور دوسروں کے لیے بھی جگہ چھوڑتے۔

2. گفتگو میں صداقت اور نرم کلامی، تاکہ معاشرتی تعلقات مضبوط رہیں۔

3. مالی معاملات میں شفافیت اور انصاف، چاہے وہ چھوٹے یا بڑے ہوں۔

4. دوسروں کے حقوق کا احترام، حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹے سماجی تعلقات میں بھی۔

یہ تمام اصول، نبی ﷺ کی عملی زندگی کے نمونہ عمل کی بنیاد ہیں، اور ہمیں سکھاتے ہیں کہ روزمرہ کے چھوٹے فیصلے بھی اگر سنت کے مطابق ہوں تو ذاتی، اخلاقی، اور معاشرتی توازن قائم رکھنے میں مدد گار ثابت ہوتے ہیں۔ چھوٹے فیصلے، جو اکثر نظر انداز کیے جاتے ہیں، دراصل انسان کی شخصیت، سماجی روپوں اور اخلاقی معیار کے آئینے کے مانند ہیں۔

نبی ﷺ نے یہ واضح کیا کہ اعتدال، عدل، اور اخلاقی حکمت صرف بڑے فیصلوں تک محدود نہیں، بلکہ ہر چھوٹے انتخاب میں بھی ان کا لحاظ ضروری ہے، تاکہ انسان کی زندگی میں سکون، اعتدال اور معاشرتی ہم آہنگی قائم رہ سکے۔

## مصادر و مراجع

1. القرآن الجيد، مكتبة المدينة كراچي، 2015ء۔
2. ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام، سیرت ابن ہشام، مطبوعہ دارالفقیر، 2003ء۔
3. ابن اسحاق، محمد بن اسحاق، سیرت ابن اسحاق، مطبوعہ دارالفرقان، 2001ء۔
4. البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبہ دارالكتب العلمیہ، 2001ء۔
5. مسلم، مسلم بن الحجاج التیفیری، صحیح مسلم، مکتبہ دارالكتب العلمیہ، 2003ء۔
6. القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لآحكام القرآن، مکتبہ دارالفقیر، 2001ء۔
7. الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، مکتبہ دارالفقیر، 2005ء۔
8. مالک بن انس، الموطأ، مکتبہ دارالكتب العلمیہ، 2002ء۔
9. الشافعی، محمد بن ادریس، المرسالہ، مکتبہ دارالفقیر، 1999ء۔
10. احمد، احمد بن حنبل، منہ احمد، مکتبہ دارالفقیر، 2004ء۔

11. الشاطبي، ابوالسحاق، المواقف في اصول الشريعة، مكتبة دار ابن عفان، 2003ء۔
12. ابن کثیر، اسماعیل، تفسیر ابن کثیر، مکتبہ دار الفکر، 2002ء۔
13. محمد حسین آصفی، اسلامی اخلاقیات اور سماجی نظام، لاہور: مطبوعہ الفکر، 2010ء۔
14. محمد طاہر الفادری، سیرت النبی، لاہور: منہاج القرآن، 2012ء۔
15. سعید احمد خان، معاشرتی انصاف اور اسلامی تعلیمات، اسلام آباد: مطبوعہ نور۔
16. ابن قیم، محمد بن علی، زاد المعاد فی بدی خیار العباد، مطبوعہ الفکر، 2007ء۔
17. الیسو طی، جلال الدین، تاریخ اخلاقیاء، دار الفکر، 2008ء۔
18. ابن جوزی، ابوالفرج، فتوح الاسلام، مطبوعہ دار الفخر قان، 2006ء۔
19. عبدالرحمن ابن قاسم، سیرت النبی ﷺ کے معاشرتی پہلو، کراچی: مکتبہ الفلاح، 2011ء۔
20. احمد رضا خان، تعلیمات نبوی ﷺ میں روزمرہ زندگی، لاہور: مطبوعہ الفکر، 2009ء۔
21. عادل حسین، اخلاقیات اور سنت، اسلام آباد: مطبوعہ نور، 2014ء۔
22. زاہد محمود، نبی اکرم ﷺ کی عملی ہدایات، کراچی: مکتبہ الفلاح، 2013ء۔